مدارسِ دینیہ کے بورڈ کی طرف سے امتحانِ درجہ ہفتم کے نتائج کا اعلان، ۶۱ فیصد طلبہ کامیاب

مدارسِ دینیہ کے وفاقوں نے بورڈ کے قیام کو علمی خدمت قرار دیا، تاہم بعض مہتممین کا کہنا ہے کہ نصاب کی یکسانی سے مقامی ضروریات متاثر ہو سکتی ہیں

رپورٹ: ادارۂ تعلیمِ دینیہ، کوٹ سلیمان

کوٹ سلیمان (۱۴ مارچ ۲۰۲۶ء) وفاقی بورڈ برائے تعلیمِ دینیہ کوٹ سلیمان کے زیرِ اہتمام درجہ ہفتم کے سالانہ امتحانات کے نتائج جمعرات کو بورڈ کے دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں جاری کیے گئے۔ بورڈ کے ناظمِ امتحانات مولانا حافظ عبدالرحیم ساجد نے بتایا کہ امتحان میں 14 ہزار 320 طلبہ و طالبات نے شرکت کی تھی، جن میں سے 8 ہزار 763 کامیاب قرار پائے۔ مجموعی شرح 61 فیصد بنتی ہے۔ امتحان 3 سے 9 فروری کے درمیان 412 مراکز پر لیا گیا۔

نتائج کے مطابق اول پوزیشن جامعہ رحمانیہ کوٹ سلیمان کے طالب علم محمد زید ولد عبدالستار نے حاصل کی، جنہوں نے 1100 میں سے 1042 نمبر لیے۔ دوسری پوزیشن مدرسہ نورالہدیٰ کی طالبہ عائشہ بتول اور تیسری پوزیشن جامعہ فاروقیہ کے طالب علم عبدالقیوم نے حاصل کی۔ ٹاپ 10 میں 6 طلبہ اور 4 طالبات شامل ہیں۔ بورڈ نے ہر پوزیشن ہولڈر کو نقد انعام، سند اور شیلڈ دینے کا اعلان کیا ہے۔

مولانا حافظ عبدالرحیم ساجد نے کہا کہ بورڈ کا قیام اس لیے عمل میں لایا گیا تھا تاکہ مختلف وفاقوں کے طلبہ کو ایک یکساں معیار پر جانچا جا سکے اور کسی ایک مدرسے کی سند پر اعتراض نہ ہو۔ انہوں نے کہا: ’’ہمارا مقصد کسی مدرسے کو نیچا دکھانا نہیں بلکہ ہر طالب علم کی محنت کو ایک ہی ترازو میں تولنا ہے، تاکہ کسی ذہین بچے کی محنت ضائع نہ جائے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ پرچہ جات تیار کرنے کے لیے 9 رکنی مرکزی بورڈ کمیٹی بنائی گئی تھی۔

تاہم بعض مہتممین نے نتائج پر تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے کہا کہ ’’ہمارے بچے سالہا سال سے جس نصاب کو پڑھ رہے ہیں، اچانک اس کے بجائے ایک نئی کتاب پر امتحان لینا انصاف نہیں۔‘‘ ان کا کہنا تھا کہ نئی کتاب کے لیے کم از کم ایک سال کا وقت دیا جانا چاہیے تھا۔ اس پر بورڈ کے ناظم نے وضاحت کی کہ آئندہ سال سے نصاب کی تبدیلی کا اعلان 6 ماہ قبل کر دیا جائے گا۔

دوسری جانب وفاق المدارس السلفیہ کے ناظمِ تعلیمات مولانا عبدالحسیب نے کہا کہ بورڈ کے قیام کا مقصد اچھا ہے، لیکن اس کے ڈھانچے میں ابھی کئی خامیاں موجود ہیں۔ ان کے بقول امتحانی مراکز کی تعداد بہت کم ہے، اور دیہی علاقوں کے طلبہ کو 60 سے 70 کلومیٹر کا سفر کرنا پڑا، جو ان کے والدین کے لیے مشکل ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہر تحصیل میں کم از کم ایک مرکز قائم کیا جائے۔

بورڈ کے ناظمِ امتحانات مولانا حافظ عبدالرحیم ساجد نے بتایا کہ امتحان میں 14 ہزار 320 طلبہ و طالبات نے شرکت کی تھی، جن میں سے 8 ہزار 763 کامیاب قرار پائے۔ مجموعی شرح 61 فیصد بنتی ہے۔ امتحان 3 سے 9 فروری کے درمیان 412 مراکز پر لیا گیا۔ نتائج کے مطابق اول پوزیشن جامعہ رحمانیہ کوٹ سلیمان کے طالب علم محمد زید ولد عبدالستار نے حاصل کی، جنہوں نے 1100 میں سے 1042 نمبر لیے۔ دوسری پوزیشن مدرسہ نورالہدیٰ کی طالبہ عائشہ بتول اور تیسری پوزیشن جامعہ فاروقیہ کے طالب علم عبدالقیوم نے حاصل کی۔ ٹاپ 10 میں 6 طلبہ اور 4 طالبات شامل ہیں۔ بورڈ نے ہر پوزیشن ہولڈر کو نقد انعام، سند اور شیلڈ دینے کا اعلان کیا ہے۔

مولانا حافظ عبدالرحیم ساجد نے کہا کہ بورڈ کا قیام اس لیے عمل میں لایا گیا تھا تاکہ مختلف وفاقوں کے طلبہ کو ایک یکساں معیار پر جانچا جا سکے اور کسی ایک مدرسے کی سند پر اعتراض نہ ہو۔ انہوں نے کہا: ’’ہمارا مقصد کسی مدرسے کو نیچا دکھانا نہیں بلکہ ہر طالب علم کی محنت کو ایک ہی ترازو میں تولنا ہے، تاکہ کسی ذہین بچے کی محنت ضائع نہ جائے۔‘‘ انہوں نے بتایا کہ پرچہ جات تیار کرنے کے لیے 9 رکنی مرکزی بورڈ کمیٹی بنائی گئی تھی۔

تاہم بعض مہتممین نے نتائج پر تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ جامعہ فاروقیہ کے مہتمم مفتی عبدالقیوم ہزاروی نے کہا کہ ’’ہمارے بچے سالہا سال سے جس نصاب کو پڑھ رہے ہیں، اچانک اس کے بجائے ایک نئی کتاب پر امتحان لینا انصاف نہیں۔‘‘ انہوں نے کہ